البقرۃ 239

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا

(پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہو کر [نماز پڑھ لو])

اگر تمہیں دشمن کا ڈر رہے تو پیدل یا سواری پر جہاں بھی ہو، نماز پڑھ لو۔ چاہے جنگ میں ہو یا چاہے کسی دشمن یا درندے کا خوف ہو یا کوئی بھی ایسا خوف ہو جسکی وجہ سے انسان کہیں بھی ٹھہر نہیں سکتا اِس صورت میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔ لوگ تو کتنے چھوٹے چھوٹے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ لوگ تو کوئی بھی عذر نہیں ہوتا پھر بھی نماز نہیں پڑھتے۔ یہاں تو نہایت ہی مشکل حالات میں بھی اللہ نے نماز وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر خوف کی وجہ سے ایک جگہ رک کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو پیروں پر چلتے چلتے نماز پڑھو یا سواری کی حالت میں نماز پڑھو۔ پہلے زمانے میں اونٹ، گھوڑے یا گدھے کی سواری ہوتی تھی لیکن آج گاڑی، کشتی یا ہوائی جہاز وغیرہ کی سواری ہوتی ہیں۔ سواری جو بھی ہے اس پر بیٹھکر نماز پڑھ لو۔ نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے سوائے حیض کی حالت کے۔ اگر کسی حالت میں نماز معاف ہوتی تو جنگ کی حالت میں ہوتی۔ لیکن اللہ نے جنگ کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں کی۔

الصلاۃ الخوف کا طریقہ قرآن و حدیثوں میں ہمیں ملتا ہے۔ آگے سورۃ النساء: 102 میں اسکا ذکر آئیگا۔ نبیؐ نے مختلف طریقوں سے صلاۃ خوف پڑھائی تھی۔ اسکے بارے میں چھ یا سات حدیثیں ہیں جو حالات کے حساب سے ادا کی جائیگی۔

سوچیئے کہ جنگ سے زیادہ شدید مشکل حالات اور کیا ہو سکتے ہیں لیکن اس میں بھی نماز معاف نہیں ہے تو اسکے علاوہ دوسرے عذر کا کہاں جواز ملتا ہے۔

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ

(پھر جب تم امن میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں وہ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے)

جب خوف ختم ہو جائے، تم امن میں آجاؤ تو اچھی طرح نماز قائم کرو۔ اور اللہ کو اسطرح یاد کرو جیسے اللہ نے تمہیں سکھایا یعنی جیسا طریقہ نماز کا آپؐ نے ہمیں سکھایا ویسے ہی پڑھنا ہے ورنہ نماز قبول نہیں ہوگی۔

بخاری:۔ ... صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ ... (اُسی طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔)

اللہ نے نبیؐ کے ذریعے ہمیں سکھایا کہ نماز کیسے پڑھنا ہے۔ اپنی طرف سے نئے نئے طریقے ایجاد نہ کرو۔ خاص کر ہمارے یہاں عورتیں سمٹ کر سجدے کرتی ہے، آنکھیں بند کرکے نمازیں پڑھتے ہیں، نماز پڑھنے کی نیت کرتے ہیں، سنت نمازیں بیٹھکر پڑھنے کو زیادہ ثواب سمجھتے ہیں حالانکہ بغیر عذر کے اسطرح کیا جائے تو اُسکا ثواب آدھا ہی ملے گا۔ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا کہ دنیا کے کام سارے کھڑے ہو کر کرتے ہیں لیکن نماز پڑھتے وقت بیٹھکر پڑھتے ہیں۔ نماز کے وقت ہی انکے پیر درد ہوتے ہیں لیکن دنیا کا کام کرتے وقت درد نہیں ہوتے!

العنکبوت: 45 ← "... یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے ..." اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن بے حیائی اور برائیاں کرتے ہیں کیونکہ وہ اُسطرح نماز نہیں پڑھتے جیسے پڑھنی چاہیے۔ بے توجہ، بے دھیانی سے نماز پڑھتے ہیں۔ چونکہ دنیا دل میں رچ بس گئی ہیں اسلیے نماز کے وقت بھی وہی خیالات اور خواہشات بار بار دلوں میں گھومتے رہتے ہیں۔ مریم: 59 ← پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کر دی۔ اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے۔ بس عنقریب انکو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔

اِسی طرح جہنم میں جانے والوں سے پوچھا جائیگا المدثر: 43-42 ← "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔"

نماز بنیادی فریضہ ہے جو ہر حال میں ادا کرنا ہے۔ جنگ ہو یا گھر کے جھگڑے ہو پھر بھی نماز وقت پر پڑھنا ہے۔ اگر میاں بیوی کے جھگڑے چل رہے ہیں، بیچ میں نماز کا وقت آئیگا۔ میاں مسجد جا کر وقت پر نماز پڑھے گا، بیوی گھر میں نماز پڑھے گی۔ بیچ میں وقفہ آجائیگا تو اصلاح کے بھی امکان ہونگے۔

اور یہ بھی یاد رکھے کہ نماز کی مقبولیت کے لیے اخلاص نیت کے ساتھ ساتھ سنت کی اتباع بھی ضروری ہے۔ سنت کے مطابق ہی نماز پڑھنا ہے۔ اِس لیے بچپن میں جو نماز سیکھی تھی اسکی دوبارہ جانچ کرے کہ صحیح طریقہ سیکھے تھے یا نہیں۔ اگر سنت کے مطابق نہیں سیکھے تھے تو اب سیکھ لو اور سنت کے طریقے کے مطابق ہی پڑھنا شروع کرو۔